OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

صفت التوّاب کے مفہوم کا تجزیہ اور سماجی تفاعل

Analysis of the Concept of the Attribute of Tawab and Social Interaction

Dr. Usman Khan
HITEC University Taxila Cantt.

Dr. Farhadullah
Department of Islamic Studies Kohat University of Science and Technology, Kohat.

Received on: 03-04-2024 Accepted on: 05-05-2024

Abstract

The attribute of Tawab (The Accepter of Repentance) is among the most valuable trat of Allah (SWT). It is mentioned in Quran and hadith in various contexts, and it has a profound impact on human psychology and behavior. This paper analyzes the concept and function of Tawab according to the Quran and hadith. It begins by discussing the meaning of Tawab and its scope of action. The paper then examines the application of this attribute in hadith of Prophet Muhammad (peace be upon him) and the meanings and concepts given by lexicographers and scholars. The paper further explores the relationship between this attribute and the relationship between humans, as well as the social implications of this attribute. It argues that the attribute of Tawab is not only a purely divine right but a social value. It is reflected in humans as a social value and encompasses the entire system of the world. Every individual, society, nation, and people who strive for peace and security in society must have this value in general. The paper finally concludes by highlighting the importance of the attribute of Tawab in human life. It argues that this attribute can help humans to overcome their mistakes and sins, and to lead a more fulfilling and righteous life.

Keywords: Tawab, repentance, interactive function, social value.

References:

- The Quran
- The Hadith of the Prophet Muhammad (peace be upon him)
- Books of Asma' wa Sifat (Names and Attributes)
- The Old and New Testaments

Methodology:

This article used qualitative research methodology. The data was collected from the Quran, hadith, books of Asma' wa Sifat, and the Old and New Testaments. Data was processed using content analysis.

Findings:

The study found that the attribute of Tawab has a profound impact on human psychology and behavior. It can help humans to overcome their mistakes and sins, and to lead a more fulfilling and righteous life.

Conclusion:

The attribute of Tawab is an important aspect of Islamic theology. It has a profound impact on human psychology and behavior, and it can help humans to

خلاصہ:

اس پیپر میں اللہ کی صفت تواب کے مفہوم اور فعلیت کو سمجھنے کے لیے صنفی تحلیل کاری کی ہے اور قرآنی اطلاق کی جنسی و نوعی بیان کو مد نظر رکھتے ہوئے قانون استقرأ پر عمل کرتے ہوئے مفہوم تواب اور اس کا دائرہ فعلیت ذکر کیا ہے نیز اس قاعدہ کو حدیث رسول میں جاری کر کے مفہوم اخذ کیا ہے اور لغت اور علمائے کرام نے جو معانی اور مفہوم بیان کیا ہے اس کو شامل رکھتے ہوئے مزید تفصیل کی ہے۔

اس صفت سے انسان کا انسان اور اللہ کا انسان اور انسان کا اللہ سے کیا علاقہ قائم ہوتا ہے اس تفاعلی فعلیت کو مباحث کا جزؤ بنایا ہے تاکہ صفت سے سماجی تاثرات کو سمجھا جا سکے۔

صفت تواب خالص اللہ کا حق ہونے کے ساتھ ایک سماجی قدر بھی ہے جو انسان میں بلحاظ عکس صفت سماجی قدر بن کر مشہود ہے، نظام عالم کا اس طور پر احاطہ کیے ہوئے ہے کہ ہر فرد و سماج، قوم و ملل اگر معاشرے میں امن و سلامتی کی طرف راغب ہوتے ہیں تو ان میں اس قدر کی عمومیت بھی اتنی وسیع ہونا ضروری ہے۔

احادیث شریف میں اس صفت کا بطور دعا ورد کی صورت میں جاری ہونا قرآن حکیم کی نوعیتوں کی تفصیل ہے نیز اس کا کئی بار ذکر کرنا انسانی نفسیات میں اس کی اہمیت اجاگر کرنا ہے۔

کتب اسمائے وصفات میں اس کے معانی و مفہوم کو زیر بحث لا کر رسول اللہ سے بطور دعا ورد کرنا بیان کیا ہے اور انسانی نفسیات میں ہونے والے تغیر کے محرک کو بیان کیا ہے۔

اس کے مفہوم اور فعلیت کو جاننے کے لیے عہد نامہ قدیم اور جدید کو شامل رکھا گیا ہے تاکہ اطلاق کی نوعیتوں کے ساتھ مفہوم کے تاریخی تسلسل کو بھی مد نظر رکھا جا سکے۔

کلید الفاظ: تواب، توبہ، تفاعلی فعلیت، سماجی قدر۔

معرفت مفہوم بذریعہ آیات:

"فَتلَقَّى آَدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التوَّابُ الرَّحِيمُ[1]۔ پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمات حاصل کیے پھر اس کی توبہ قبول فرمائی، بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔"

"وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يَا قوْمِ إِنّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فتُوبُوا إِلَى بَارِئِكُمْ فَاقتلُوا أَنفُسَكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فتَابَ عَلَيْكُمْ إِنَّهُ هُوَ التوَّابُ الرَّحِيمُ[2]۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم بے شک تم نے بچھڑا بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا، سو اپنے پیدا کرنے والے کے آگے توبہ کرو پھر اپنے آپ کو قتل کرو، تمہارے لیے تمہارے خالق کے نزدیک یہی بہتر ہے، پھر اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی، بے شک وہی بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے"۔

"رَبنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَينَا إِنَّكَ أَنْتَ التوَّابُ الرَّحِيمُ-3 اے ہمارے رب ہمیں اپنا فرمانبر دار بنادے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا فرمانبر دار بنا، اور ہمیں ہمارے حج کے طریقے بتادے اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے۔"

"إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبيّنَاتِ وَالْهُدَى مِنْ بعْدِ مَا بيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَئِكَ يلْعَنهُمُ اللَّهُ وَيلْعَنهُمُ اللَّاعِنُونَ- إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبينُوا فَأُولَئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التوَّابُ الرَّحِيمُ-4 بے شک جو لوگ ان کھلی کھلی باتوں اور ہدایت کو جسے ہم نے نازل کر دیا ہے اس کے بعد بھی چھپاتے ہیں کہ ہم نے ان کو لوگوں کے لیے کتاب میں بیان کر دیا، یہی لوگ ہیں کہ ان پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کر لی اور ظاہر کر دیا پس یہی لوگ ہیں کہ میں ان کی توبہ قبول کرتا ہوں، اور میں بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہوں۔"

"أَلَمْ يعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يقْبَلُ التوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التوَّابُ الرَّحِيمُ-5

کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور صدقات لیتا ہے اور بے شک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ يَا أَيهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ توْبَةً نَصُوحًا عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يقُولُونَ رَبنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ 6. اے ایمان والو! اللہ کے سامنے خالص توبہ کرو، کچھ بعید نہیں کہ تمہارا رب تم سے تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں بہشتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جس دن اللہ اپنے نبی کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے رسوا نہیں کرے گا، ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہو گا وہ کہہ رہے ہوں گے اے ہمارے رب ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر اور ہمیں بخش دے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

"عَسٰى رَبُّه اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يبْدِلَه اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَآئِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَآئِحَاتٍ ثيِّبَاتٍ وَّاَبْكَارًا7 - اگر نبی تمہیں طلاق دے دے تو بہت جلد اس کا رب اس کے بدلے میں تم سے اچھی بیویاں دے دے گا، فرمانبر دار، ایمان والیاں، نمازی، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار، روزہ دار، بیوائیں اور کنواریاں۔"

"اِنْ تتوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فقَدْ صَغَتْ قلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۖ وَالْمَلَآئِكَةُ بعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ8- اگر تم دونوں اللہ کی جناب میں توبہ کرو تو (بہتر) ورنہ تمہارے دل تو مائل ہو ہی چکے ہیں، اور اگر تم آپ کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی تو بے شک اللہ آپ کا مددگار ہے اور جبرائیل اور نیک بخت ایمان والے بھی، اور سب فرشتے اس کے بعد آپ کے حامی ہیں۔"

"يَا أَيهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يغْتَبْ بعْضُكُمْ بعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ

يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ[9]-اے ایمان والو! بہت سی بدگمانیوں سے بچتے رہو، کیوں کہ بعض گمان تو گناہ ہیں، اور ٹٹول بھی نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی سے غیبت کیا کرے، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے سو اس کو تو تم ناپسند کرتے ہو، اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے۔"

"وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ[10] -اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو کیا کچھ نہ ہوتا) اور یہ کہ اللہ توبہ قبول کرنے والا حکمت والا ہے۔"

"فَمَنْ تَابَ مِنْ بعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ[11]-پھر جس نے اپنے ظلم کے بعد توبہ کی اور اصلاح کر لی تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لے گا، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

"وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتنَةٌ فعَمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِنهُمْ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يعْمَلُونَ[12]-

اور یہی گمان کیا کہ کوئی فتنہ نہیں ہو گا پھر اندھے اور بہرے ہوئے پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی پھر ان میں سے اکثر اندھے اور بہرے ہو گئے، اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ دیکھتا ہے۔"

"وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ[13] -اور ہماری آیتوں کو ماننے والے جب تیرے پاس آئیں تو کہہ دو کہ تم پر سلام ہے، تمہارے رب نے اپنے ذمہ رحمت لازم کی ہے، جو تم میں سے ناواقفیت سے برائی کرے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور نیک ہو جائے تو بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

"لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتبعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ[14]-اللہ نے نبی کے حال پر رحمت سے توجہ فرمائی اور مہاجرین اور انصار کے حال پر بھی جنہوں نے ایسی تنگی کے وقت میں نبی کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ ان میں سے بعض کے دل پھر جانے کے قریب تھے پھر اپنی رحمت سے ان پر توجہ فرمائی، بے شک وہ ان پر شفقت کرنے والا مہربان ہے۔"

"وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التوَّابُ الرَّحِيمُ[15]- اور ان تینوں پر بھی جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا، یہاں تک کہ جب ان پر زمین باوجود کشادہ ہونے کے تنگ ہو گئی اور ان کی جانیں بھی ان پر تنگ ہو گئیں اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کوئی پناہ نہیں سوائے اسی کی طرف آنے کے، پھر بھی اپنی رحمت سے ان پر متوجہ ہوا تاکہ وہ توبہ کریں، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔"

"فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ بِمَا تعْمَلُونَ بَصِيرٌ[16]- سو تو پکارہ جیسا کہ تجھے حکم دیا گیا ہے اور جنہوں نے تیرے ساتھ توبہ کی ہے اور حد سے نہ بڑھو، بے شک وہ دیکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔"

"فَخَلَفَ مِنْ بعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يلْقَوْنَ غَيًّا - إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيئًا[17]۔مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے سو وہ لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کا ذرا نقصان نہ کیا جائے گا۔"

"وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى[18]۔اور بے شک میں بڑا بخشنے والا ہوں اس کو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے کام کرے پھر ہدایت پر قائم رہے۔"

"إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا - وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا[19]۔مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے سو انہیں اللہ برائیوں کی جگہ بھلائیاں بدل دے گا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔اور جس نے توبہ کی اور نیک کام کیے تو وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔"

"فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فعَسَى أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ[20]۔پھر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیے سو امید ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں سے ہوگا۔"

"لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ[21]۔تیرا کوئی اختیار نہیں ہے، اللہ یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب کرے کیوں کہ وہ ظالم ہیں۔"

"إِنَّمَا التوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَئِكَ يتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا[22]۔اللہ پر توبہ قبول کرنے کا حق انہیں لوگوں کے لیے ہے جو جہالت کی وجہ سے برا کام کرتے ہیں پھر جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں ان لوگوں کو اللہ معاف کر دیتا ہے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا دانا ہے۔"

"وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا[23]۔اور اللہ چاہتا ہے کہ تم پر اپنی رحمت سے متوجہ ہو اور جو لوگ اپنے مزوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راہ راست سے بہت دور ہٹ جاؤ۔"

"ثُمَّ يتُوبُ اللَّهُ مِنْ بعْدِ ذَلِكَ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ[24] ۔پھر اس کے بعد جسے اللہ چاہے توبہ نصیب کرے گا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

"وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ[25]۔
اور کچھ مزید بھی ہیں کہ انھوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا ہے انہوں نے اپنے نیک اور بد کاموں کو ملا دیا ہے، قریب ہے کہ اللہ انہیں معاف کر دے، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

''وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يتُوبُ عَلَيْهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ[26]۔اور کچھ مزید لوگ ہیں جن کا کام اللہ کے حکم پر

موقوف ہے خواہ انہیں عذاب دے یا انہیں معاف کر دے، اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔"

"لِيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِنْ شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا[27]-تاکہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا بدلہ دے اور اگر چاہے تو منافقوں کو عذاب دے یا ان کی توبہ قبول کرے، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

"فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ[28]-اگر یہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں، اور ہم سمجھ داروں کے لیے کھول کھول کر احکام بیان کرتے ہیں۔"

"الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ[29]-جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور ایمانداروں کے لیے بخشش مانگتے ہیں، کہ اے ہمارے رب تیری رحمت اور تیرا علم سب پر حاوی ہے پھر جن لوگوں نے توبہ کی ہے اور تیرے راستے پر چلتے ہیں انہیں بخش دے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔"

"وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ[30] اور جنہوں نے برے کام کیے پھر اس کے بعد توبہ کی اور ایمان لے آئے، تو بے شک تیرا رب توبہ کے بعد البتہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

"إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ[31] -بے شک جنہوں نے ایمان دار مردوں اور ایمان دار عورتوں کو ستایا پھر توبہ نہ کی تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلانے والا عذاب ہے۔

أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ[32]-اللہ کے آگے کیوں توبہ نہیں کرتے اور اس سے گناہ نہیں بخشواتے، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

"أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ[33]-کیا نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال میں ایک دفعہ یا دو دفعہ آزمائے جاتے ہیں پھر بھی توبہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔"

"وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ[34]-اور یہ کہ تم اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو تاکہ تمہیں ایک وقت مقرر تک اچھا فائدہ پہنچائے اور جس نے بڑھ کر نیکی کی ہو اس کو بڑھ کر بدلہ دے، اور اگر تم پھر جاؤ گے تو میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔"

"وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ[35] اور اے قوم! اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو وہ تم پر خوب بارشیں برسائے گا اور تمہاری قوت کو اور بڑھائے گا اور تم

نافرمان ہو کر نہ پھر جاؤ۔"

"وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُجِيبٌ[36]-اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا، کہا اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، اسی نے تمہیں زمین سے بنایا اور تمہیں اس میں آباد کیا پس اس سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو، بے شک میرا رب نزدیک ہے قبول کرنے والا۔"

"وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ[37]-اور اپنے اللہ سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو، بے شک میرا رب مہربان محبت والا ہے۔"

لغوی معانی(Literal meaning):

"تابَ إلى اللَّه توْباً وتوْبَةً ومَتاباً وتابَةً وتتْوِبَةً: رَجَعَ عن المَعْصيَة، وهو تائِبٌ وتوَّابٌ.وتابَ الله عليه:وفقَه للتَّوبةِ، أو رجَعَ به من التَّشْدِيد إلى التَّخْفيفِ، أو رَجَعَ عليه بِفَضْلِهِ وقبوله، وهو توَّابٌ على عبادِه[38]."

اللہ کی طرف لوٹنے کو توبہ کہتے ہیں اور توبہ کرنے والے کو تائب کہتے ہیں شدت (تکلیف) پریشانی سے آسانی کی طرف آنا، نسبت اللہ کی طرف ہو تو معانی توبہ کی توفیق دینا اور توبہ کا قبول کرنا ہوتا ہے۔ لفظ تواب میں اس معانی کی کثرت کا مفہوم پایا جاتا ہے جس کے لحاظ سے اس کے معانی 'بہت زیادہ' توبہ کی توفیق اور قبول کرنے والا سمجھا جاتا ہے۔

معرفت مفہوم:

قرآن حکیم میں توبہ کا مادہ (rotes) متعدد صورتوں (صیغوں) میں ہوا ہے اسی کلمہ سے اللہ کی صفت تواب ظاہر کی گئی ہے جس کے لغوی معانی مذکورہ عنوان کے تحت درج ہیں اس صفت کی معرفت کے لیے قرآن حکیم کی آیات کو ہی پہلے مرجع کی حیثیت سے اختیار کیا گیا ہے سینتیس (۳۷) آیات میں اس کی روٹس کا استعمال ہوا ہے جن میں متعدد مفہوم بیان ہوئے ہیں کہ اللہ کی صفت تواب کا دائرہ کن انواع شر کی معافی پر محیط ہے اس تحقیق میں جو انواع شر معلوم ہیں وہ اپنی ذات میں ایک جنس ہیں لیکن معاشرے میں ان کا تشخص بدی کی حیثیت سے ہوتا ہے آیات میں سے قانون استقرأ کے ذریعے ان انواع شر کا استقراً ہوا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(ترک شرک)(نافرمانی)(بد عملی)(تخریب کاری)(زنا بے راہ روی)(نفاق)(ترک کفر)(مخالفت اسلام)(ترک کفر و نفاق)(ترک کفر و فساد)(قتل و زنا)(غفلت)(بھول چوک)(بدانتظامی)(کذب)(فکری و لسانی گناہ)۔

انسانی معاشرے میں دو طرح کے شر رونما ہوتے ہیں ایک کا تعلق اللہ کی ذات سے ہے اسے حقوق اللہ سے بیان کیا جاتا ہے اور دوسرے کا تعلق انسانیت ہے جسے حقوق العباد کہا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا عوامل شر کا وقوع ہونا اور اس کی بابت اللہ کی طرف سے فعل کا صادر ہونا کہ اس پر عتاب کرنا یا رجوع کی تحریک پیدا کر کے خیر کی

طرف راغب کر دینے کا ظہور ہوتا ہے ہماری تحقیق کا محور اللہ کی اس فعلیت کو سمجھنا ہے کہ کن عوامل شر پر اس کی صفت تواب اثر انداز ہوئی ہے، شرک سے توحید طرف مائل ہونے کا جذبہ، ندامت کا محسوس ہونا، سرکشی، تخریب کاری اور دیگر معاشرتی جرائم سے واپسی کی ہونے والی تحریک یہ صفت تواب کا پہلا اثر ہے۔

انسان اخلاقی طور پر دو قوتوں کے تحت متحرک ہے جو غضب و شہوت ہیں ان ہی کے باعث انسان سے افکار و اعمال صادر ہو رہے ہیں قوت غضب انسان سے مضرت کو دور کرنے کے لیے نمو ہوئی ہے اور منفعت کے حصول کے لیے قوت شہوت کار فرما ہے۔

انسان جب اپنی قوت کی حرکت غلط سمت موڑ لیتا ہے تو اس کی دوسری قوت اس کو درست سمت واپس لانے کے لیے کوشش کرتی ہے انسان میں ان دو مخالف قوتوں کا متحرک ہونا فطرتی تفاعل ہے جب کوئی ایک قوت اپنی مشاہداتی تجربات کی بنا پر غلط فہمی میں مبتلا ہو کر برے نتائج پیدا کرنا شروع کر دیتی ہے اور اس سے شر کی تخلیق شروع ہو جاتی ہے تو ان میں توازن کے لیے کئی عوامل ظاہر کئے جاتے ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا آیات میں ہدایات کا سلسلہ بیان کیا جاتا ہے یا برے نتائج کی ترھیب سنائی جاتی ہے یعنی انسانی فکر میں تہذیب سازی کی جاتی ہے حواس کو ماضی کے تجربات سے آگاہ کیا جاتا ہے یہ تہذیبی پروگرام، قوتوں کا اعتدال پر واپس آنا، یہ صفت تواب کے پہلے اثر کے تحت ہی رونما ہو رہا ہے۔

بد اعتقادیوں و اعمالیوں کے بعد جن کی افکار تواب کے اثر کو قبول کر لیتی ہیں ان میں درستگی کا احساس پیدا ہو جاتا ہے اور جو فرد و معاشرہ اپنی اصلاح کر لیتا ہے ان پر اسی صفت کا دوسرا درجہ ظاہر ہوتا ہے اللہ کی ذات ان کی کارگردگی کے برے نتائج روک دیتا ہے جو ہر صورت میں مضرت کی شکل میں ہی وارد ہونے تھے وہ وارد نہیں ہوتے بلکہ ان افراد اور معاشرے کو ان کی اعتدالی فطرت پر قائم کیا جاتا ہے جس کے نتائج معاشرتی اصلاح کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔

آیات کا معروضی بیانیہ:

ا۔ قرآن حکیم نے سماجی سدھار کے لیے کرائم کی سزا کے علاوہ معزرت کی قدر کو بہت اہمیت دی ہے ذکر کردہ آیات میں جن جرئم کا ذکر ہوا ہے ان کے اثرات فرد اور اجتماع (سماج، معاشرہ) دونوں پر ہوتا ہے قرآن حکیم ان جرائم کی سزا سے پیدا ہونے والے نتائج کے علاوہ وہ اثرات بھی پیش کرتا ہے جس سے معاشرے میں معذرت خواہی کا جذبہ بھی پیدا ہو سکے۔ انسانی تہذیب کے دو محور خوف اور محبت ہیں سزا کا پہلو خوف پیدا کرتا ہے جبکہ معذرت کا باعث خوف بنے گا یا انسانی ہمدردی ہو گا انسان میں برائی کا برے ہونے کا احساس باعث رجوع ہو سکتا ہے اور قرآن حکیم نے برائی سے عملی رجوع کو تائب ہونے کا درجہ دیا ہے کہ جس سے برائی ہو جائے وہ برائی کو چھوڑ کر نیکی سر انجام دے، یہ عکس صفت تواب ہے۔

یہ فعلی صفت ہے جس کا ظہور عالم میں مختلف طرح سے ہو رہا ہے انسانیت میں رجوع کا ظہور اسی صفت کا اثر ہے صفت کی عمومیت (Generality) کے تحت ایسا سسٹم جاری ہے جس میں پورا عالم کا رجحان شدت سے آسانی کی طرف مائل ہے نظام میں کشش کا ایک منظر اسی کے زیر اثر ہے چھوٹی سے چھوٹی اکائی و توانائی بڑی کی طرف رجوع کرتی ہے۔

۲۔ سماج ایسا تفاعل ہے جس میں فرد سے فرد، اجتماع، قوم سے اقوام و ملل جڑے ہوئے ہیں اعمال وافکار کے تاثرات سے ہر فریق انفرادی و اجتماعی سطح پر متاثر ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا یعنی سماج ایک تفاعلی یونٹ (اکائی) ہے جس کا متاثر رہنا ناگزیر ہے ،قرآن حکیم نے اس یونٹ کے تفاعلی کردار کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے،انسان کا انسان کے ساتھ ، یا اللہ کا انسان کے ساتھ برتاو،اس تفاعلی عمل میں ایک قدر توبہ ہے جس میں معذرت خواہی اور معذرت قبول کرنے کا اختیار ہر فریق کو رہتا ہے اگر انسان ،انسان سے برائی کرتا ہے یا خدا کے حقوق کو پامال کر کے برائی کرلیتا ہے ان صورتوں میں معاشرے کی درستگی کے عوامل وہ ہی بن سکتے ہیں جن میں تلافی کر سکنے کا معیار ہو ،ان آیات میں صفت تواب انسانی نفسیات پر تلافی کی فکر پیدا کرتی نظر آتی ہے تفاعلی معاملات (انسان،انسان) میں دوسرا تفاعل (انسان، خدا) اختیار کر کے خلاصی کی راہ ہموار نہیں کی گئی بلکہ صاف الفاظ میں اصلاح مذکور ہے جس کی صورت یہ ہی ہو سکتی ہے معاشرتی جرائم میں زیر قانون اصلاح ہو گی جس کی صورت معافی اور سزا کوئی ایک ہو گی جس نے بدانتظامی کی ہے وہ تلافی کا ذمہ دار ہے یا جس کی حق تلفی ہوئی ہے اسے معاف کرنے کا اختیار ہے۔اور وہ جرائم جس کا اثر ذاتی نفسیات کے ساتھ ہے اس کی اصلاح کا تفاعل (خدا اور انسان) ہے اگر بد عملی وفکر سے انسان نادم ہو کر خدا سے معذرت خواہی کرتا ہے اور ذاتی شر کو خیر سے بدل دیتا ہے تو اس پر فعلیت تواب کا اثر تسلیم کیا جائے گا۔

معرفت مفہوم بذریعہ احادیث:

”عَنِ ابْنِ عُمَرَ[39] قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنعُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ يقُولُ: «رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التوَّابُ الرَّحِيمُ» ، مِائَةَ مَرَّةٍ[40]- ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ ہم نے ایک مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے یہ کلمات شمار کیے آپ ﷺ نے سو(۱۰۰) بار پڑھا (اے میرے رب میری مغفرت فرما اور مجھ پر توجہ فرما بے تو ہی بہت زیادہ معاف کرنے اور رحم کرنے والا ہے)“

«اللَّهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قلُوبِنَا، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بيْننا، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ، وَجَنِّبنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنهَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَينَا، إِنَّكَ أَنْتَ التوَّابُ الرَّحِيمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ، مُثْنِينَ بِهَا، قَابِلِيهَا وَأَتِمَّهَا عَلَينَا»[41]-روایت میں منقول ہے حضور ﷺ نے دعا کے لیے یہ کلمات بھی تعلیم کئے ہیں (اے اللہ ہمارے دلوں میں محبت پیدا فرما، ہمارے مابین صلح رکھ، ہمیں سیدھی راہ کی ہدایت عطا فرما، ہماری سماعتوں، بینائیوں، دلوں اور اہل و اولاد میں برکت عطا فرما اور ہم پر توجہ فرما بے شک تو ہی بہت معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے)۔

«أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكْثِرُ أَنْ يقُولَ: «سُبْحَانَكَ رَبنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي» فلَمَّا نزَلَتْ {إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ} {فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ توَّابًا} قَالَ: «سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنَّكَ أَنْتَ التوَّابُ الرَّحِيمُ»[42]- حضور ﷺ سے منقول ہے کہ آپ کثرت سے یہ کلمات پڑھا کرتے تھے (اے ہمارے رب آپ پاک ہیں اور تمام تعریفیں آپ کے لیے ہیں اے اللہ میری مغفرت فرما) جب سورت نصر نازل ہوئی تو آپ یہ دعائیہ کلمات پڑھا کرتے تھے (اے ہمارے رب آپ پاک ہیں اور تمام تعریفیں آپ کے لیے ہیں اے اللہ میری مغفرت فرما بے شک تو ہی بہت معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے)۔

«قَالَ: الْكَلِمَاتُ الَّتِي تلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ: «اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نفْسِي فَارْحَمْنِي وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ، اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نفْسِي فتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التوَّابُ الرَّحِيمُ»[43]۔سیدنا آدم ؑ کو بطور دعا جو کلمات القاہوئے (اے اللہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے آپ پاک ہیں اور تمام تعاریفیں آپ کے لیے ہیں میں نے برا عمل کیا اور اپنی جان پر ظلم کیا پس مجھ پر رحم کر اور آپ سب سے بہتر رحم کرنے والے ہیں، اے اللہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے آپ پاک ہیں اور تمام تعاریفیں آپ کے لیے ہیں میں نے برا عمل کیا اور اپنی جان پر ظلم کیا پس مجھ پر رحم کر اور آپ سب سے بہتر رحم کرنے والے ہیں پس مجھ پر توجہ فرما بے شک تو ہی بہت معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے)

«كَانَ مِنْ دُعَاءِ عَلِيٍّ[44]: " اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ رَضِيتَ عَمَلَهُ، وَقَصَّرْتَ أَمَلَهُ، وَأَطَلْتَ عُمُرَهُ، وَأَحْيَيْتَهُ بعْدَ الْمَوْتِ حَيَاةً طَيِّبَةً، وَرَزَقْتَهُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا ينفَدُ، وَفرْحَةً لَا ترْتَدُّ، وَمُرَافقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِبراهِيمَ فِي أَعْلَى جَنَّةِ الْخُلْدِ، اللَّهُمَّ هَبْ لِي شَغَفًا يوْجَلُ لَهُ قلْبِي، وَتَدْمَعُ لَهُ عَيْنِي، وَيقْشَعِرُّ لَهُ جِلْدِي، وَيتَجَافَى لَهُ جَنْبِي، وَأَجِدُ نفْعَهُ فِي قلْبِي، اللَّهُمَّ طَهِّرْ قلْبِي مِنَ النِّفَاقِ، وَصَدْرِي مِنَ الْغِلِّ، وَأَعْمَالِي مِنَ الرِّيَاءِ، وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ، وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ، وَبَارِكْ لِي فِي سَمْعِي وَقلْبِي، وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التوَّابُ الرَّحِيمُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ، وَكُشِفَتْ بِهِ الظُّلُمَاتُ، وَصَلُحَ عَلَيْهِ أَمْرُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، مِنْ أَنْ يَحِلَّ عَلَيَّ غَضَبُكَ، أَوْ ينْزِلَ بِي سَخَطُكَ، أَوْ أَتَّبِعَ هَوَايَ بِغَيْرِ هُدًى مِنْكَ، أَوْ أَقُولَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا: هَؤُلَاءِ أَهْدَى مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا، اللَّهُمَّ كُنْ لِي برًّا رَءُوفًا رَحِيمًا، بِحَاجَتِي حَفِيًّا، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَا غَفَّارُ، وَتُبْ عَلَيَّ يَا توَّابُ، وَارْحَمْنِي يَا رَحْمَنُ، وَاعْفُ عَنِّي يَا حَلِيمُ، اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي زَهَادَةً، وَاجْتِهَادًا فِي الْعِبَادَةِ، وَلَقِّنِي إِيَّاكَ عَلَى شَهَادَةٍ سَبقَتْ بُشْرَاهَا وَحَقَّهَا وَفرْحُهَا جَزَعَهَا، يَا رَبِّ لَقِّنِي عِنْدَ الْمَوْتِ نَضْرَةً، وَبَهْجَةً، وَقرَّةَ عَيْنٍ، وَرَاحَةً فِي الْمَوْتِ، اللَّهُمَّ لَقِّنِي فِي قَبْرِي ثبَاتَ الْمَنْطِقِ، وَقرَّةَ عَيْنِ الْمَنْظَرِ، وَسَعَةً فِي الْمَنْزِلِ، اللَّهُمَّ قِفْنِي مِنْ عَمَلِ يوْمِ الْقِيَامَةِ مَوْقِفًا يبيَضُّ بِهِ وَجْهِي، وَيثبُتُ بِهِ مَقَالَتِي، وَتقَرُّ بِهِ عَيْنِي، وَتنْزِلُ بِهِ عَلَى أُمْنِيَتِي، وَتنْظُرُ إِلَيَّ بِوَجْهِكَ نَظْرَةً أَسْتَكْمِلُ بِهَا الْكَرَامَةَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ، فَإِنَّ نِعْمَتَكَ تُتِمُّ الصَّالِحَاتِ، اللَّهُمَّ إِنِّي ضَعِيفٌ مِنْ ضَعْفِ خَلْقِي مَا أَصْبِرُ، فَمَا شِئْتُ إِلَّا مَا تَشَاءُ، فَشَأْ لِي أَنْ أَسْتَقِيمَ "[45]

اے اللہ ! مجھے ان لوگوں میں سے بنادے جن کے عمل سے تو راضی ہو، اور ان کی امید کو مختصر کردے، اور ان کی عمر کو لمبا کردے، اور مجھے موت کے بعد ایک پاکیزہ زندگی دے، اور مجھے رزق دے۔ اے اللہ ! میں تجھ سے ایک ایسی نعمت مانگتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو، اور ایک ایسی خوشی جو کبھی واپس نہ آئے، اور تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابراہیم علیہ السلام کی صحبت، جنت الخلد کے سب سے اونچے مقام پر۔ اے اللہ ! مجھے ایک ایسا شوق دے جس کے لیے میرا دل کانپ جائے، اور میری آنکھیں آنسو بہادیں، اور میری کھال کانپ جائے، اور میری پہلو اس سے دور ہو جائے، اور مجھے اس کا فائدہ اپنے دل میں محسوس ہو۔ اے اللہ ! میرے دل کو نفاق سے، میرے سینے کو بغض سے، میرے اعمال کو ریا سے، میری آنکھوں کو دھوکہ دہی سے، اور میری زبان کو جھوٹ سے پاک کردے۔ اور میرے کان اور میرے دل میں برکت دے، اور

مجھ پر توجہ کر، کیونکہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔اے اللہ! میں تیری اس کریم ذات کی پناہ لیتا ہوں جس کے لیے ساتوں آسمان روشن ہو گئے ہیں، اور جس کے ذریعے اندھیرے دور ہو گئے ہیں، اور جس پر پہلے اور پچھلے لوگوں کا معاملہ ٹھیک ہو گیا ہے۔اس سے کہ تیرا غضب مجھ پر نازل ہو، یا تیرا غصہ مجھ پر نازل ہو، یا میں بغیر تیری ہدایت کے اپنی خواہشات کی پیروی کروں، یا میں کافروں سے کہوں کہ یہ لوگ ان لوگوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں جو ایمان لائے ہیں۔اے اللہ! میرے لیے نیک، شفیق، رحیم بن، میری حاجت کا خیال رکھنے والا۔ اے اللہ! مجھے بخش دے، اے بخشش کرنے والے، اور مجھ پر توجہ کر، اے توبہ قبول کرنے والے، اور مجھ پر رحم کر، اے رحم کرنے والے، اور مجھے معاف کر دے، اے حلم والے۔اے اللہ! مجھے زہد اور عبادت میں کوشش عطا فرما، اور مجھے تجھے اس طرح کی گواہی پر سکھائے جس کی خوشخبری، اس کا حق، اور اس کی خوشی اس کے غم سے پہلے ہو۔اے میرے رب! مجھے موت کے وقت تازگی، خوشی، آنکھوں کی ٹھنڈک، اور موت میں سکون عطا فرما۔اے اللہ! مجھے اپنے قبر میں قول کی پختگی، نظر کی ٹھنڈک، اور گھر میں وسعت عطا فرما۔اے اللہ! مجھے قیامت کے دن کے عمل سے اس طرح کھڑا کر دے جس سے میرا چہرہ سفید ہو جائے، اور میری بات ثابت ہو جائے، اور میری آنکھ ٹھنڈی ہو جائے، اور میری خواہش پوری ہو جائے، اور تو مجھے اپنے چہرے سے اس طرح دیکھے جس سے میں رفعت عالیہ میں اعلیٰ علیین میں کرامت کو مکمل کر لوں۔کیونکہ تیری نعمت ہی نیک کاموں کو مکمل کرتی ہے۔اے اللہ! میں اپنی خلقت کی کمزوری سے کمزور ہوں، میں صبر نہیں کر سکتا۔پس میں صرف وہی چاہتا ہوں جو تو چاہتا ہے۔پس میرے لیے یہ چاہ کہ میں سیدھا رہوں۔

أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ[46] **كَانَ إِذَا دَعَا لِأَصْحَابِهِ، قَالَ: «اللَّهُمَّ اهْدِنَا، وَيَسِّرْ هُدَاكَ لَنَا، اللَّهُمَّ يَسِّرْنَا لِلْيُسْرَى، وَجَنِّبْنَا الْعُسْرَى، وَاجْعَلْنَا مِنْ أُولِي النُّهَى، اللَّهُمَّ لَقِّنَا نَضْرَةً وَسُرُورًا، وَاكْسُنَا سُنْدُسًا وَحَرِيرًا، وَحَلِّنَا أَسَاوِرَ إِلَهَ الْحَقِّ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِينَ بِهَا قَائِلِيهَا، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ»**[47]- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے اصحاب کے لیے دعا کرتے ہوئے فرماتے تھے: اے اللہ! ہمیں ہدایت دے، اور اپنی ہدایت ہمارے لیے آسان بنادے۔اے اللہ! ہمیں آسانی کے لیے آسان بنادے، اور ہمیں سختی سے بچالے۔اور ہمیں عقلمندوں میں سے قرار دے۔اے اللہ! ہمیں تازگی اور خوشی عطا فرما، اور ہمیں سندس اور حریر پہنادے، اور ہمیں حق کے خدا کی کنگن پہنادے۔اے اللہ! ہمیں تیری نعمت کا شکر گزار بنادے، اس کی تعریف کرنے والا بنادے، اور ہم پر توجہ کر، کیونکہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ [48]**رَضِيَ اللَّهُ عَنهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضُحى ثُمَّ قَال: (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وتُب عَلي إنَّك أَنت التَّوابُ الرَّحيم) حَتَّى قَالها مَائة مَرة.**[49] -حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی پھر فرمایا: (اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر توجہ فرما، کیونکہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔) یہاں تک کہ آپ نے اسے سو بار پڑھا۔

قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ: رَبنَا أَصْلِحْ بيننا، وَاهْدِنَا سَبِيلَ الْإِسْلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ،

وَاصْرِفْ عَنَّا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنهَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَينَا إِنَّكَ أَنْتَ التوَّابُ الرَّحِيمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ، مُثْنِينَ بِهَا، قَائِلِينَ بِهَا، وَأَتْمِمْهَا عَلَينَا[50] - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ان دعاؤں کو کثرت سے پڑھتے تھے: اے ہمارے رب! ہمارے درمیان صلح وصفائی پیدا کر دے، اور ہمیں اسلام کی راہ پر ہدایت دے، اور ہمیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لے، اور ہمیں کھلے اور چھپے ہوئے تمام فواحش سے بچالے، اور ہمارے کانوں، آنکھوں، دلوں، بیویوں اور اولاد میں برکت عطا فرما، اور ہم پر توبہ قبول کر، کیونکہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے، اور ہمیں تیری نعمت کا شکر گزار بنادے، اس کی تعریف کرنے والا، اس کا اقرار کرنے والا بنادے، اور اسے ہمارے لیے مکمل کر دے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ[51]، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ هَذَا الدُّعَاءَ، وَأَمَرَهُ أَنْ يتعَلَّمُهُ ويتعَاهَدَ بِهِ أَهْلَهُ فِي كُلِّ يوْمٍ، يقُولُ حِينَ يُصْبِحُ: «لَبَيْكَ اللهُمَّ لَبَيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَبِكَ وَإِلَيْكَ، اللهُمَّ مَا قلْتُ مِنْ قوْلٍ أَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلَفٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيئتُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قوَّةَ إِلَّا بِكَ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٍ، اللهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ فعَلَى مَنْ صَلَّيْتَ، وَمَا لَعَنْتَ مِنْ لعْنَةٍ فعَلَى مَنْ لَعَنْتَ، إِنَّكَ وَلِيٌّ فِي الدُّنيَا وَالْآخِرَةِ توَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ، اللهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكُ الرِّضَى بعْدَ الْقَضَاءِ وَبرْدَ الْعَيْشِ بعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ فِي وَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَشَوْقًا إِلَى لِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتنَةٍ مُضِلَّةٍ، أَعُوذُ بِكَ اللهُمَّ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَعْتَدِيَ أَوْ يعْتَدَى عَلِيَّ أَوْ أَكْسِبَ خَطِيئَةً مُحْطِئَةً أَوْ ذَنْبًا لَا يغْفَرُ، اللهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، فَإِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنيَا، وَأُشْهِدُكَ وَكَفَى بِكَ شَهِيدًا، إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٍ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَاءَكَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا، وَإِنَّكَ تبعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ إِنْ تَكِلْنِي إِلَى نفْسِي تَكِلْنِي إِلَى ضِعْفٍ وَعَوْرَةٍ وَذَنْبٍ وَخَلَلٍ وَخَطِيئَةٍ، وَإِنِّي لَا أَثِقُ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ وَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ، إِنَّهُ لَا يغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَتُبْ عَلِيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التوَّابُ الرَّحِيمُ»[52] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دعا سکھادی اور انہیں حکم دیا کہ وہ اسے سیکھیں اور اسے ہر روز اپنے اہل خانہ کو پڑھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیری خوشی اور خیر تیرے ہاتھ میں ہے، اور تو ہی اس کا مالک ہے، اور تیرے ذریعے اور تیرے لیے ہے۔ اے اللہ! میں نے جو کچھ کہا ہے یا قسم کھائی ہے یا نذر مانی ہے، تو اسے اپنے سامنے رکھ، جو تو چاہے وہ ہو جائے، اور جو تو نہ چاہے وہ نہ ہو۔ اور تیرے بغیر کوئی طاقت اور کوئی قوت نہیں ہے۔ یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے اللہ! میں نے جو نماز پڑھی ہے، وہ ان لوگوں پر ہے جن پر تو نے نماز پڑھی ہے، اور میں نے جس پر لعنت کی ہے وہ ان لوگوں پر ہے جن پر تو نے لعنت کی ہے۔ یقیناً تو دنیا اور آخرت میں میرا اولی ہے۔ مجھے مسلمان موت دے اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر دے۔

اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو مجھے قضاء کے بعد راضی کر دے، اور موت کے بعد زندگی کی ٹھنڈک دے، اور تیرے کریم چہرے

کو دیکھنے کی لذت دے، اور بغیر کسی نقصان دہ نقصان یا گمراہ کن فتنہ کے تیرے ملنے کی خواہش دے۔
اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی کی جائے، یا میں کوئی غلط خطا یا ایسا گناہ کروں جو معاف نہ ہو۔
اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے خالق، غیب اور شہادت کے عالم، جلالت اور اکرام کے مالک! میں اس دنیاوی زندگی میں تیرے سامنے عہد کرتا ہوں، اور میں تجھے گواہ بناتا ہوں، اور تو گواہ بننے کے لیے کافی ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، تیرے لیے بادشاہی ہے اور تیری ہی تعریف ہے، اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرا بندہ اور تیرا رسول ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ حق ہے اور تیرے ملنے کی خبر حق ہے اور قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے، اور یقیناً تو قبروں میں موجود لوگوں کو اٹھائے گا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اگر تو نے مجھے میرے نفس پر چھوڑ دیا تو تو مجھے کمزوری، عیب، گناہ، نقص اور خطا کی طرف چھوڑ دے گا۔ اور میں تیری رحمت کے سوا کسی اور پر بھروسہ نہیں کرتا۔ اور میرے سارے گناہ معاف کر دے، یقیناً گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں معاف کرتا۔ اور مجھ پر توبہ قبول کر، کیونکہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔
حضور ﷺ کا دعا میں کثرت توبہ و استغفار کرنا منقول ہے اور آپ کے اصحاب کا بھی معمول رہا ہے جس سے صفت تواب کی مختلف نوعیتیں سامنے آتی ہیں حضور ﷺ یہ ورد بطور دعا رجوع الی اللہ اور امت کی تعلیم کے لیے کرتے تھے جس سے حسب حال آپ کے اصحاب اور امت میں ان دعاوں کا چلن عام رہا ہے کہ اگر کوئی کام بھول چوک لاعلمی میں ہو جائے یا قصداً ایسا فعل سرزد ہو جائے تو انسان کو اس کے بعد کیا کرنا چاہئے۔
ان روایات سے حاصل ہونے والی تعلیم سے صفت تواب کی ایک نوعیت یہ بھی سامنے آتی ہے کہ انسان افعال جوارح و قلب، سہولت وآسانی ، راحت واطمنان اور جملہ حاجات کے لیے اللہ کی توجہ حاصل کرے جس سے اس صفت کی عمومیت کے دو پہلو سامنے آتے ہیں جسے نفی و اثبات سے تعبیر کیا جانا بہتر ہے انسان سے جو غلط و نادرست ہو گیا اس کی پشیمانی اور جزا کی انسان کی ذات سے نفی ہو جائے اور مستقبل میں بھی اگر کچھ غلط کرنے جا رہا ہے تو اس سے روک دیا جائے اور جو دیگر حاجات مطلوب ہیں وہ حاصل ہو جائیں، دعاوں کے اسلوب میں ایسا ہونا اللہ کی توجہ کے تحت ہوتا نظر آتا ہے۔
اس صفت کا تعلق عملی تفاعل پر ہے جو صرف لفاظی پر محمول نہیں ہو سکتی بلکہ عملی طور پر کاربند ہونا اللہ کی توجہ کو متوجہ رکھے گا۔

معرفت مفہوم بذریعہ کتب الاسماوالصفات:

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ[53] , رَضِيَ اللَّهُ عَنهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تبَارَكَ وَتعَالَى: {كُلَّ يوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ} قَالَ: «مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يغْفِرَ ذَنبًا وَيفَرِّجَ كَرْبًا وَيرْفَعَ قوْمًا وَيَضَعَ آخَرِينَ» وَمِنْهَا «الرَّقِيبُ» قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا} وَرُوِّينَاهُ فِي خَبَرِ الْأَسَامِي , قَالَ الْحَلِيمِيُّ: وَهُوَ الَّذِي لَا يغْفُلُ عَمَّا خَلَقَ فيلْحَقُهُ نقْصٌ أَوْ يَدْخُلُ عَلَيْهِ خَلَلٌ

مِنْ قِبَلِ غَفْلَتِهِ عَنْهُ وَقَالَ الزُّجَاجُ: الرَّقِيبُ الْحَافِظُ الَّذِي لَا يَغِيبُ عَنْهُ شَيْءٌ وَمِنْهُ قَوْلُ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: {مَا يلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ}, وَمِنهَا «التوَّابُ» قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّ اللَّهَ هُوَ التوَّابُ الرَّحِيمُ}[54]

''حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کے اس قول کے بارے میں فرمایا: ہر روز وہ کسی نئے کام میں ہوتا ہے'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے کاموں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایک گناہ معاف کرتا ہے، ایک غم دور کرتا ہے، ایک قوم کو بلند کرتا ہے اور دوسری کو پست کرتا ہے۔'' اور انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ الرقیب ہے'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔'' اور ہم نے اسے خبر الاسامی میں روایت کیا ہے۔ امام حلیمی رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ وہ ہے جو اپنی مخلوق سے غافل نہیں ہوتا کہ اس میں کوئی نقص آجائے یا اس میں کوئی خلل داخل ہو جائے اس کی غفلت کی وجہ سے۔'' اور امام زجاج رحمہ اللہ نے فرمایا: الرقیب وہ حافظ ہے جس سے کوئی چیز غائب نہیں ہوتی۔'' اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول بھی اس معنی میں ہے: وہ کوئی بات نہیں بولتا مگر اس کے پاس ایک نگہبان تیار رہتا ہے۔'' اور انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ التواب ہے'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہی توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''

قَالَ: عَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ أَنْ تَقُولَ: «أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، وَأَسْتَنْصِرُهُ وَأَسْتَعْصِمُهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ وَهُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ»[55] حضرت انس[56] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ دعا سکھادی'' : میں اس اللہ سے استغفار کرتی ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ زندہ ہے، قائم ہے، اور میں اس سے مدد مانگتی ہوں اور اس کی پناہ چاہتی ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتی ہوں اور وہ توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''۔

وقوله: (إِنَّهُ هُوَ التوَّابُ الرَّحِيمُ).أي: قابل التوبة.وقيل: أي موفق التوبة، وهادي لها؛ كقوله: (غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التوْبِ) وقد ذكرنا في قوله: (فتَابَ عَلَيْهِ) ما احتمل فيه.(الرَّحِيمُ) بالمؤمنين، ورحيم بالتائبين[57]. اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ''وہ توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے'' اس کا مطلب ہے کہ وہ توبہ قبول کرنے کے لائق ہے۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ توبہ کی توفیق دینے والا اور اس کی طرف ہدایت کرنے والا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وہ گناہوں کو معاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔'' اور ہم نے اس فرمان کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ ''پس اللہ نے اس کی توبہ قبول کرلی۔'' اس میں کیا کیا احتمالات ہیں۔

قَالَ الْغَزَالِيُّ [58] رَحِمَهُ اللَّهُ: التوْبَةُ تتَحَقَّقُ مِنْ ثَلَاثَةِ أُمُورٍ مُتَرَتِّبَةٍ، علم وحال وعمل، فالعلم أول والحال ثان وَالْعَمَلُ ثَالِثٌ، وَالْأَوَّلُ مُوجِبٌ لِلثَّانِي، وَالثَّانِي مُوجِبٌ لِلثَّالِثِ إِيجَابًا اقتَضَتْهُ سُنَّةُ اللَّهِ فِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ، أَمَّا الْعِلْمُ فهُوَ مَعْرِفَةُ مَا فِي الذَّنْبِ مِنَ الضَّرَرِ وَكَوْنِهِ حِجَابًا بَيْنَ الْعَبْدِ وَرَحْمَةِ الرَّبِّ، فَإِذَا عَرَفَ ذَلِكَ مَعْرِفَةً مُحَقَّقَةً حَصَلَ مِنْ هَذِهِ الْمَعْرِفَةِ تَأَلُّمُ الْقَلْبِ

بِسَبَبِ فوَاتِ الْمَحْبُوبِ، فَإِنَّ الْقَلْبَ مَهْمَا شَعَرَ بِفَوَاتِ الْمَحْبُوبِ تَأَلَّمَ، فَإِذَا كَانَ فَوَاتُهُ بِفِعْلٍ مِنْ جِهَتِهِ تَأَسَّفَ بِسَبَبِ فوَاتِ الْمَحْبُوبِ عَلَى الْفِعْلِ الَّذِي كَانَ سَبَبًا لِذَلِكَ الْفَوَاتِ فَسُمِّيَ ذَلِكَ التَّأَسُّفُ نَدَمًا، ثُمَّ إِنَّ ذَلِكَ الْأَلَمَ إِذَا تَأَكَّدَ حَصَلَتْ مِنْهُ إِرَادَةٌ جَازِمَةٌ وَلَهَا تَعَلُّقٌ بِالْحَالِ وَبِالْمُسْتقْبَلِ وَبِالْمَاضِي، أَمَّا تعَلُّقُهَا بِالْحَالِ فَبِتَرْكِ الذَّنْبِ الَّذِي كَانَ مُلَابِسًا لَهُ وَأَمَّا بِالْمُسْتقْبَلِ فَالْعَزْمُ عَلَى ترْكِ ذَلِكَ الْفِعْلِ الْمُفَوِّتِ لِلْمَحْبُوبِ إِلَى آخِرِ الْعُمْرِ. وَأَمَّا بِالْمَاضِي فِبِتَلَافِي مَا فَاتَ بِالْجَبْرِ وَالْقَضَاءِ إِنْ كَانَ قَابِلًا لِلْجَبْرِ، فَالْعِلْمُ هُوَ الْأَوَّلُ وَهُوَ مَطْلَعُ هَذِهِ الْخَيْرَاتِ وَأَعْنِي بِهِ الْيَقِينَ التَّامَّ بِأَنَّ هَذِهِ الذُّنُوبَ سُمُومٌ مُهْلِكَةٌ، فَهَذَا الْيَقِينُ نُورٌ وَهَذَا النُّورُ يُوجِبُ نَارَ النَّدَمِ فَيَتَأَلَّمُ بِهِ الْقَلْبُ حَيْثُ أَبْصَرَ بِإِشْرَاقِ نُورِ الْإِيمَانِ أَنَّهُ صَارَ مَحْجُوبًا عَنْ مَحْبُوبِهِ كَمَنْ يُشْرِقُ عَلَيْهِ نُورُ الشَّمْسِ وَقَدْ كَانَ فِي ظُلْمَةٍ فَيَطْلُعُ النُّورُ عَلَيْهِ بِانْقِشَاعِ السَّحَابِ، فرَأَى مَحْبُوبَهُ قَدْ أَشْرَفَ عَلَى الْهَلَاكِ فتَشْتَعِلُ نِيرَانُ الْحُبِّ فِي قلْبِهِ فتنبَعِثُ مِنْ تِلْكَ النِّيرَانِ إِرَادَتُهُ لِلِانْتِهَاضِ لِلتَّدَارُكِ، فَالْعِلْمُ وَالنَّدَمُ وَالْقَصْدُ الْمُتَعَلِّقُ بِالتَّرْكِ فِي الْحَالِ وَالِاسْتِقْبَالِ وَالتَّلَافِي لِلْمَاضِي ثَلَاثَةُ مَعَانٍ مُتَرَتِّبَةٌ فِي الْحُصُولِ [عَلَى التوْبَةِ] . وَيُطْلَقُ اسْمُ التوْبَةِ عَلَى مَجْمُوعِهَا وَكَثِيرًا مَا يُطْلَقُ اسْمُ التوْبَةِ عَلَى مَعْنَى النَّدَمِ وَحْدَهُ وَيُجْعَلُ الْعِلْمُ السَّابِقُ كَالْمُقَدِّمَةِ وَالتَّرْكُ كَالثَّمَرَةِ وَالتَّابِعِ الْمُتَأَخِّرِ. وَبِهَذَا الِاعْتِبَارِقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «النَّدَمُ توْبَةٌ» ،

إِذْ لَا ينفَكُّ النَّدَمُ عَنْ عِلْمٍ أَوْجَبَهُ وَعَنْ عَزْمٍ يتبعُهُ فيَكُونُ النَّدَمُ مَحْفُوفًا بِطَرَفَيْهِ، أَعْنِي مُثْمِرَهُ وَثَمَرَتَهُ، فهَذَا هُوَ الَّذِي لَخَّصَهُ الشَّيْخُ الْغَزَالِيُّ فِي حَقِيقَةِ التوبة۔

قَالَ الْقَفَّالُ: أصل التوبة الرجوع كالأبوة. وَالتوْبَةُ لَفْظَةٌ يَشْتَرِكُ فِيهَا الرَّبُّ وَالْعَبْدُ، فَإِذَا وُصِفَ بِهَا الْعَبْدُ فَالْمَعْنَى رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ لِأَنَّ كُلَّ عَاصٍ فَهُوَ فِي مَعْنَى الْهَارِبِ مِنْ رَبِّهِ فَإِذَا تَابَ فقَدْ رَجَعَ عَنْ هَرَبِهِ إِلَى رَبِّهِ فيقَالُ: تَابَ إِلَى رَبِّهِ وَالرَّبُّ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ كَالْمُعْرِضِ عَنْ عَبْدِهِ وَإِذَا وُصِفَ بِهَا الرَّبُّ تعالَى فَالْمَعْنَى أَنَّهُ رَجَعَ عَلَى عَبْدِهِ بِرَحْمَتِهِ وَفَضْلِهِ[59]۔

امام غزالی رحمہ اللہ نے فرمایا: توبہ تین چیزوں پر مشتمل ہے: علم، حال، عمل، علم سب سے پہلے ہے، حال دوسرا ہے اور عمل تیسرا ہے۔ پہلا دوسرے کا سبب ہے اور دوسرا تیسرے کا سبب ہے۔ پروردگار کی سنت ہے جو بادشاہی اور اس کی سلطنت میں جاری ہے۔ علم سے مراد یہ ہے کہ انسان نقصان گناہ اور اس کے اور رب کی رحمت کے درمیان حجاب ہونے کو جان لے۔ جب وہ اسے یقینی طور پر جان لے گا تو اس علم سے اس کے دل میں محبوب کے فوت ہونے کی وجہ سے تکلیف پیدا ہو گی۔ کیونکہ جب دل محبوب کے فوت ہونے کو محسوس کرتا ہے تو اسے تکلیف ہوتی ہے۔ اور وجہ ناراضگی اس کی طرف سے ہو تو وہ اس عمل کی وجہ سے محبوب کے فوت ہونے پر افسوس کرتا ہے جس کی وجہ سے یہ فوت ہوا۔ اس افسوس کو ندامت کہا جاتا ہے۔ پھر جب یہ تکلیف یقینی ہو جاتی ہے تو اس سے ایک پختہ ارادہ پیدا ہوتا ہے جس کا تعلق حال، ماضی ،استقبال سے ہے۔ حال سے اس کا تعلق اس گناہ کو ترک کرنے سے ہے جس میں وہ مبتلا تھا۔ مستقبل سے اس کا تعلق اس عمل کو ترک کرنے کے عزم سے ہے جس کی وجہ سے محبوب فوت ہوا، عمر کے آخر تک۔ اور ماضی سے اس کا تعلق اس کی تلافی کرنے سے ہے جو فوت ہو گیا ہے، جبر اور قضاء کے ذریعے اگر وہ جبر کے قابل ہو۔ علم سب سے پہلے ہے اور یہ ان خیرات کا آغاز ہیں اور اس سے مراد یہ ہے کہ یقین کامل ہو کہ

یہ گناہ ہلاکت خیز زہر ہیں۔ یقین ایک نور ہے اور یہ نور ندامت کی آگ کو جنم دیتا ہے جس سے دل اس وقت تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے جب وہ ایمان کے نور کی روشنی میں دیکھتا ہے کہ وہ اپنے محبوب سے محجوب ہو گیا ہے، جیسے کسی پر سورج کی روشنی چمکتی ہے اور وہ اندھیرے میں تھا۔ تو بادلوں کے چھٹنے سے اس پر روشنی پڑتی ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ اس کا محبوب ہلاک ہونے کے قریب ہے تو اس کے دل میں محبت کی آگ بھڑک اٹھتی ہے اور اس آگ سے اس کی تدارک کے لیے اٹھنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ علم، ندامت اور ترک کا ارادہ جو حال، مستقبل اور ماضی سے متعلق ہے، توبہ کے حصول میں تین ترتیب وار معنی ہیں۔ اور ان سب کو توبہ کہا جاتا ہے۔ اور اکثر ندامت کو ہی توبہ کہا جاتا ہے اور علم کو سابقہ مقدمہ اور ترک کو ثمرہ اور متاخر تابع قرار دیا جاتا ہے۔ اور اسی اعتبار سے علیہ السلام نے فرمایا: "ندامت توبہ ہے۔" کیونکہ ندامت علم سے جدا نہیں ہوتی جو اسے واجب کرتا ہے اور اس کے بعد عزم ہوتا ہے، تو ندامت اپنے دونوں طرف سے محفوظ ہوتی ہے، یعنی اس کے ثمر اور اس کے ثمر۔ یہ وہ ہے جو امام غزالی رحمہ اللہ نے توبہ کی حقیقت میں خلاصہ کیا ہے۔

امام قفال[60] رحمہ اللہ نے فرمایا: توبہ کی اصل رجوع ہے جیسے والدیت۔ اور توبہ ایک ایسا لفظ ہے جس میں رب اور بندہ دونوں شریک ہیں۔ جب اسے بندہ سے موسوم کیا جاتا ہے تو انسان کا رب کی طرف رجوع کرنا مراد ہے کیونکہ ہر گنہگار اپنے رب سے بھاگنے والے کے معنی میں ہے۔ پس جب توبہ ہوتی ہے تو یہ رب سے بھاگنے سے رجوع کرنا ہے اور اسے کہا جاتا ہے: اس نے اپنے رب کی طرف توبہ کی۔ اور اس حال میں رب بندے سے منہ موڑنے والا ہے۔ اور جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو معنی یہ ہوئے کہ وہ اپنی رحمت اور فضل سے اپنے بندے کی طرف رجوع کرتا ہے۔

(إنه هو التواب الرحيم) يعني: الراجع لمن أناب إليه بطاعته إلى ما يحب من العفو عنه. ويعني ب"الرحيم"، العائد إليه برحمته المنجية من عقوبته[61]. "وہ توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے" اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کی طرف رجوع کرتا ہے جو اپنی اطاعت کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اور انہیں معاف کر دیتا ہے۔ اور "رحیم" سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنی رحمت سے اس کی طرف رجوع کرتا ہے جو اس کی سزا سے نجات دیتی ہے۔

التوَّاب وصف لله عز وجل، وكذلك يكون وصفًا للمخلوق مع اختلاف المعنى، وتواب من أسماء الله سبحانه وتعالى، أي كثير التوبة على عباده، وتاب على العبد ألهمه التوبة وقبل توبته[62].

"التواب" اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے، نیز اس کا اطلاق مخلوق کے لیے بھی ہے لیکن ان کا معنی مختلف ہے۔ اسماء الحسنیٰ میں ایک "التواب" ہے، وہ اپنے بندوں کی بہت زیادہ توبہ قبول کرتا ہے۔ اور جب وہ کسی بندے پر توجہ کرتا ہے تو اسے توبہ کی توفیق دیتا ہے اور اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔

مذکورہ بالا متن سے توبہ کی حقیقت واضح ہوتی ہے جس سے باہمی تفاعل کا مفہوم اجاگر ہوتا ہے انسان، انسان کی حق تلفی کرتا یا اللہ کے حقوق پورے نہیں کرتا تو انسان، انسان اور اللہ سے دوری اختیار کرتا ہے جب اسے اس فعل کا ادراک ہو کہ وہ غلطی پر ہے اور تو اپنے فعل پر افسوس

ہونا شروع ہوتا ہے اور وہ اس ندامت کے ساتھ اپنے غلط فعل کی تلافی کرتا ہے تو یہ فعلیت توبہ کہلاتی ہے کہ یہ شخص تائب ہے اور اس کے غلط فعل کے نتائج سے جو دوری پیدا ہوئی تھی اس کو ختم کرنا چاہتا ہے جسے رجوع کہتے ہیں اس تفاعلیت میں انسان کے رجوع کا طریقہ توبہ کہلاتا ہے اور اللہ پر توبہ کا اطلاق دائرہ تفاعلیت میں وسیع ہے وہ انسان کو توفیق رجوع دیتا ہے اور تائب ہونے والے پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع کرتا ہے۔

بائبل میں توبہ کا مفہوم:

(اگر تُم آدمِیوں کے قُصُور مُعاف کرو گے تو تُمہارا آسمانی باپ بھی تُم کو مُعاف کرے گا۔ اور اگر تُم آدمِیوں کے قُصُور مُعاف نہ کرو گے تو تُمہارا باپ بھی تُمہارے قُصُور مُعاف نہ کرے گا[63]۔)

(یِسُوع نے کہا اَے باپ! اِن کو مُعاف کر کیُونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں[64]۔)

(میں ہی وہ ہوں جو اپنے نام کی خاطر تیرے گناہوں کو مٹاتا ہوں اور میں تیری خطاؤں کو یاد نہیں رکھونگا[65])

(مُبارک ہیں وہ جو رحمدِل ہیں کیُونکہ اُن پر رحم کیا جائے گا[66]۔)

(اِس لئِے کہ میں اُن کی ناراستیوں پر رحم کرُوں گا اور اُن کے گناہوں کو پھِر کبھی یاد نہ کرُوں گا[67]۔)

(اُس وقت پطرس نے پاس آ کر اُس سے کہا اَے خُداوند اگر میرا بھائی گُناہ کرتا رہے تو میں کِتنی دفعہ اُسے مُعاف کرُوں؟ کیا سات بار تک؟ یِسُوع نے اُس سے کہا میں تُجھ سے یہ نہیں کہتا کہ سات بار بلکہ سات دفعہ کے سَتّر بار تک[68]۔)

(اگر اپنے گناہوں کا اِقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے مُعاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سَچّا اور عادِل ہے[69]۔

جَیسے پُورب پچھّم سے دُور ہے ویسے ہی اُس نے ہماری خطائیں ہم سے دُور کر دیں[70]۔)

(اِسلئِے کہ تُو یارب! نیک اور مُعاف کرنے کو تیار ہے۔ اور اپنے سب دُعا کرنے والوں پر شفقت میں غنی ہے[71]۔)

(میرا آسمانی باپ بھی تُمہارے ساتھ اِسی طرح کرے گا اگر تُم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کو دِل سے مُعاف نہ کرے[72]۔)

(اور جب کبھی تُم کھڑے ہُوئے دُعا کرتے ہو اگر تُمہیں کسی سے کچھ شکایت ہو تو اُسے مُعاف کرو تاکہ تُمہارا باپ بھی جو آسمان پر ہے تُمہارے گناہ مُعاف کرے[73]۔)

(عیب جوئی نہ کرو۔ تُمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے۔ مُجرم نہ ٹھہراؤ۔ تُم بھی مُجرم نہ ٹھہرائے جاؤ گے۔ خلاصی دو تُم بھی خلاصی پاؤ گے[74]۔)

(اور ایک دُوسرے پر مہربان اور نرم دِل ہو اور جِس طرح خُدا نے مسیح میں تُمہارے قُصُور مُعاف کئِے ہیں تُم بھی ایک دُوسرے کے قُصُور مُعاف کرو[75]۔)

(اگر کسی کو دُوسرے کی شکایت ہو تو ایک دُوسرے کی برداشت کرے اور ایک دُوسرے کے قُصُور مُعاف کرے۔ جَیسے خُداوند نے تُمہارے

قُصور مُعاف کئے وَیسے ہی تُم بھی کرو[76]۔)
(غَور سے دیکھتے رہو کہ کوئی شَخص خُدا کے فضل سے محرُوم نہ رہ جائے۔اَیسانہ ہو کہ کوئی کڑوی جڑ پھُوٹ کر تُمھیں دُکھ دے اور اُس کے سبب سے اکثر لوگ ناپاک ہو جائیں[77]۔)

تورات، زبور انجیل اور افسیوں، گلستیوں کے متن میں توبہ کے مفہوم بیان کیا گیا ہے جس میں توبہ تفاعلی فعل ہے کہ انسانوں کے قصور معاف کرنا ان کی غلطیوں سے در گزر کرنا، ان پر رحم کرنا، اپنی غلطیوں کی تلافی کے ساتھ اللہ کی توبہ کو متوجہ کرنا ہے جس کے نتائج اللہ کا رحمت کرنا، معاف کرنا ذکر ہوا ہے۔

نتائج:

- توبہ اللہ کی فعلی صفت ہے۔
- توبہ انسان کی بھی فعلی صفت ہے۔
- توبہ تفاعلی فعلیت ہے۔
- توبہ تلافی اور رجوع کے ساتھ مشروط ہے۔
- الہامی کتب کا تصور توبہ مشترک ہے۔
- صفت توبہ اثبات و نفی (اَفعال) کے تصور کو حاوی ہے۔
- نیکی کو سرانجام دینے کے لیے بھی اسم تواب فعال ہے۔

حواشی اور حوالہ جات

[1] بقرہ۔۳۷
[2] بقرہ۔۵۴
[3] بقرہ۔۱۲۸
[4] بقرہ۔۱۶۰
[5] توبہ۔۱۰۴
[6] التحریم۔۸
[7] التحریم۔۵
[8] التحریم۔۴
[9] الحجرات۔۱۲
[10] النور۔۱۰

[11] المائدہ۔۳۹

[12] المائدہ۔۷۱

[13] الانعام۔۵۴

[14] التوبہ۔۱۱۷

[15] التوبہ۔۱۱۸

[16] ھود۔۱۱۲

[17] مریم۔۶۰

[18] طہ۔۸۲

[19] الفرقان۔۷۱،۷۰

[20] القصص۔۶۷

[21] آل عمران۔۱۲۸

[22] النسأ۔۱۷

[23] النسأ۔۲۷

[24] التوبہ۔۲۷

[25] التوبہ۔۱۰۲

[26] التوبہ۔۱۰۶

[27] الاحزاب۔۲۴

[28] التوبہ۔۱۱

[29] غافر۔۷

[30] الاعراف۔۱۵۳

[31] البروج۔۱۰

[32] المائدہ۔۷۴

[33] التوبہ۔۱۲۶

[34] ھود۔۳

[35] ھود۔۵۲

[36] ھود۔۶۱

[37] ھود۔۹۰

[38] قاموس المحیط از مجد الدین أبو طاہر محمد بن یعقوب الفیروز آبادی (المتوفی: 817ھ-ج ا، ص ٦٢)

[39] عبد اللہ بن عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب، امام، قدوہ، شیخ الاسلام، ابو عبد الرحمن، قریشی، عدوی، مکہ میں پیدا ہوئے اور پھر مدینہ میں رہائش اختیار کی۔ وہ بچپن میں ہی مسلمان ہو گئے اور اپنے والد کے ساتھ ہجرت کی۔ وہ جنگ احد میں شامل نہیں ہو سکے کیونکہ وہ ابھی نابالغ تھے۔ ان کی پہلی جنگ خندق کی تھی۔ وہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے بیعت الشجرہ میں حصہ لیا۔ ان کی والدہ اور ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہما زینب بنت مظعون، عثمان بن مظعون جمحی کی بہن تھیں۔

انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، اپنے والد، ابو بکر، عثمان، علی، بلال، صہیب، عامر بن ربیعہ، زید بن ثابت، زید بن عمرو، سعد، ابن مسعود، عثمان بن طلحہ، اسلم، حفصہ (ان کی بہن) اور عائشہ رضی اللہ عنہم اور دیگر سے بہت زیادہ احادیث روایت کیں۔

[40] سنن ابن ماجہ، باب الاستغفار ج ۲، رقم ۳۸۱۴

[41] سنن ابی داود، باب التشہد، ج ۱، رقم ۹۶۹

[42] مسند أبي داود الطيالسي أبو داود سليمان بن داود بن الجارود الطيالسي البصري (المتوفى: 204ھ-) باب ما أَسْنَدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ج ۱، رقم ۳۳۷- دار ھجر - مصر

[43] المصنف في الأحاديث والآثار أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي (المتوفى: 235ھ-) باب الكلمات التي تلقى ادم من ربه ج ٦ رقم ۲۹۲۵۱- مکتبۃ الرشد - الریاض

[44] وہ ابو الحسن ہاشمی علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم ہیں، صحیح قول کے مطابق بعثت سے دس سال پہلے پیدا ہوئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پلے بڑھے اور کبھی ان سے جدا نہیں ہوئے، وہ اسلام میں سبقت لے جانے والوں میں سے تھے، مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد بنے، اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور اسلام کے فرسانوں میں سے ہو گئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے سوائے غزوہ تبوک کے۔ اور امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت رمضان المبارک کی سترہویں تاریخ کو چالیس ہجری میں ہوئی، اور ان کی عمر ساٹھ سال یا اس سے کم یا ایک دو سال زیادہ تھی۔

[45] المصنف في الأحاديث والآثار أبو بكر بن أبي شيبة، باب ما جاء عن علیؓ، رقم ۲۹۵۲۱ مکتبۃ الرشد - الریاض

[46] عبد اللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ بن فار بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن الحارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل بن مدرکہ بن الیاس، ہذلی، مکہ کے رہائشی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب سر، اور فقہائے صحابہ میں سے ایک جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ علم روایت کیا۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسلام میں سبقت لے جانے والوں میں سے تھے۔ انہوں نے اس وقت اسلام قبول کیا جب دار ارقم ابھی تک اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتماع کا مقام نہیں بنا تھا۔ ان کے اسلام لانے کے ترتیب میں اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں کہ وہ چھٹے مسلمان تھے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ بائیسویں شخص تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فقہائے صحابہ میں سے تھے اور انہیں "صاحب القرآن" کے لقب سے بھی جانا جاتا تھا کیونکہ انہوں نے قرآن مجید کو بہت زیادہ حفظ کیا اور اس کی تفسیر کی۔ وہ قرآن مجید کو جمع کرنے والے اولین لوگوں میں سے بھی تھے۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مجاہدین فی سبیل اللہ میں سے تھے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات بدر، احد، خندق، خیبر، فتح مکہ، حنین اور طائف میں شرکت کی۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دنیا سے زاہد تھے اور اپنی تقویٰ اور ورع کے لیے مشہور تھے۔ وہ کثرت سے نماز، روزہ اور ذکر کرتے تھے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وفات 32 ہجری میں کوفہ، عراق میں ہوئی۔

47 المصنف في الأحاديث والآثار أبو بكر بن أبي شيبة، باب ماجا عن عبداللہ بن مسعود رقم ۲۹۵۲۷۔ مكتبة الرشد۔الرياض

48 عائشہ رضی اللہ عنہا کا نام عائشہ بنت ابی بکر الصدیق بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک ہے۔

وہ ام المؤمنین تھیں، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں۔ وہ فقہائے صحابہ میں سے ایک تھیں، یعنی انہیں فقہ کا بہت علم تھا۔ وہ محدثات اور مفسرین میں سے ایک تھیں، یعنی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ حدیثیں روایت کیں اور ان کی تفسیر بھی کی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ حدیث روایت کرنے والی صحابیہ تھیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کی ولادت 4 ہجری میں مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ ان کی شادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے 2 ہجری میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ہوئی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی زوجہ تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات احد، خندق، خیبر، فتح مکہ، حنین اور طائف میں شرکت کی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات 58 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی اور انہیں بقیع میں دفن کیا گیا۔

49 الأدب المفرد بالتعليقات محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، أبو عبد الله (المتوفى: 256ھ)۔ باب سيد الاستغفار، ج ا، رقم ۶۱۹۔ مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض

50 الأدب المفرد بالتعليقات محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، أبو عبد الله (المتوفى: 256ھ)۔ باب، ج ا، رقم ۶۳۰۔ مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض

51 زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نام زید بن ثابت بن الضحاک الأنصاري ہے۔ وہ ایک جلیل القدر صحابی تھے۔ وہ وحی کے کاتب تھے، یعنی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وحی لکھتے تھے۔

وہ قراء کے شیخ تھے، یعنی وہ قرآن کریم کی قراءت کے امام تھے۔ وہ مدینہ کے مفتی تھے، یعنی وہ مدینہ کے لوگوں کو فتویٰ دیتے تھے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی۔

انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کا کچھ حصہ یا پورا قرآن پڑھا۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ولادت 3 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت میں پلے بڑھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ وہ وحی کے کاتب تھے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وحی لکھی۔ وہ قرآن کریم کے اولین جامعین میں سے تھے۔ وہ ایک فقیہ اور مفتی تھے اور وہ مدینہ کے لوگوں کو فتویٰ دیتے تھے۔ وہ ایک قاریٔ قرآن تھے اور وہ مدینہ کے لوگوں کو قرآن کریم پڑھاتے تھے۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی وفات 45 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔

52 المعجم الكبير، سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى: 360ھ) باب أبو الدرداعن زيد بن ثابت۔ مكتبة ابن تيمية۔القاهرة۔

53 ابو الدرداء عویمر بن زید بن قیس الأنصاري الخزرجي، صحابي، فقيه، قاضي، قاریٔ قرآن اور نبوي حدیث کے راویوں میں سے ایک، وہ انصار میں سے بنی کعب بن

الخزرج بن الحارث بن الخزرج سے تھے۔ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن دیر سے اسلام قبول کیا،اور احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی،اور اس کے بعد جو کچھ ہوا اسے دیکھا،اور وہ عبادت اور قرآن کی تلاوت میں بہت محنتی تھے۔ابوالدرداء رضی اللہ عنہ شام کی فتح کے بعد لوگوں کو قرآن کی تعلیم دینے اور انہیں اپنے دین میں فقیہ کرنے کے لیے شام گئے،اور انہوں نے دمشق کے قضاء کا عہدہ سنبھالا،اور وہ اس وقت تک وہیں رہے جب تک کہ وہ عثمان بن عفان کی خلافت میں وہیں فوت نہیں ہوئے۔

54 الأسماء والصفات للبيهقي أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458ھ-)بَابُ جُمَاعِ أَبْوَابِ ذِكْرِ الْأَسْمَاءِ الَّتِي تَتْبَعُ إِثْبَاتَ التَّدْبِيرِ لَهُ دُونَ مَا سِوَاهُ،ج ا، رقم ۲۹ امکتبة السوادي، جدة-المملكة العربية السعودية

55 ترتيب الأمالي الخميسية للشجري يحيى (المرشد بالله) بن الحسين (الموفق) بن إسماعيل بن زيد الحسني الشجري الجرجاني (المتوفى 499ھ-) باب فِي التَّوْبَةِ وَمَا يَتَّصِلُ بِذَلِكَ ،ج ا، رقم ۱۱۱۵۔دار الكتب العلمية، بيروت-لبنان

56 انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا نام انس بن مالک بن النضر بن ضمضم الأنصاري الخزرجي ہے۔وہ ایک جلیل القدر صحابی تھے۔انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی۔

وہ نبوی حدیث کے راویوں میں سے ایک تھے۔وہ مدینہ منورہ کے فقہاء میں سے ایک تھے۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ولادت 10 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وفات 93ہجری میں بصرہ میں ہوئی۔

57 تفسير الماتريدي (تأويلات أهل السنة) محمد بن محمد بن محمود، أبو منصور الماتريدي (المتوفى: 333ھ-) دار الكتب العلمية-بيروت، لبنان

58 امام غزالی کا نام ابو حامد محمد الغزالی الطوسی النیسابوری ہے۔وہ پانچویں صدی ہجری میں پیدا ہوئے۔وہ ایک ممتاز عالم دین تھے۔وہ مختلف اسلامی فنون میں ماہر تھے۔انہیں "حجۃ الاسلام "یعنی "اسلام کی دلیل "کا لقب دیا گیا تھا۔امام غزالی کی اہم خدمات میں سے: انہوں نے اسلامی عقیدے کا عقلی دلائل سے دفاع کیا۔انہوں نے فقہ میں اہم کتابیں لکھیں۔انہوں نے اسلامی تصوف میں دلچسپی لی۔انہوں نے یونانی فلسفے پر تنقید کی۔

59 مفاتيح الغيب = التفسير الكبير أبو عبد الله محمد بن عمر بن الحسن بن الحسين التيمي الرازي الملقب بفخر الدين الرازي خطيب الري (المتوفى: 606ھ-)ج ۳، ص ۳۶۵، دار إحياء التراث العربي-بيروت۔

60 امام قفال ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن احمد الشاشي، ایک شافعی فقیہ، مجتہد، محدث، مفسر، ناقد، اصولی، ناظم، شافعی مذہب کے ائمہ میں سے ایک، اور شافعی فقہ میں خراسانی مذہب کے بانی تھے۔ان کے فقہ، اصول، تفسیر اور حدیث میں بہت سے تصنیفات ہیں۔

امام قفال کی ولادت 360ہجری میں شہر شاش میں ہوئی۔وہ علم و فضل کے گھرانے میں پلے بڑھے۔ان کے والد خراسان کے بڑے شافعی فقہاء میں سے تھے۔

امام قفال نے اپنے دور کے بڑے علماء سے علم حاصل کیا اور فقہ، اصول، تفسیر اور حدیث میں شہرت حاصل کی۔وہ علم کی طلب میں بغداد، حجاز، بصرہ اور کوفہ گئے اور بڑے محدثین سے سماع کیا۔

امام قفال نے مرو کے قاضی کا عہدہ سنبھالا اور وہ ایک عادل قاضی تھے جو انصاف اور حکمت کے لیے مشہور تھے۔

امام قفال کی مشہور تصانیف میں سے: شرح مختصر المزني "الروضة" "المسبوك في فروع الشافعي" "أحكام القرآن" "الهداية إلى أدلة الكفاية"

امام قفال کی وفات 418ہجری میں شہر مرو میں ہوئی۔

61 جامع البيان في تأويل القرآن، المؤلف: محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، أبو جعفر الطبري (المتوفى: 310ھ-)ج ۲، ص ۲۷، مؤسسة الرسالة۔

[62] شرح العقیدۃ الواسطیۃ أبو عبداللہ، أحمد بن عمر بن مساعد الحازمی،ج۷ اص ۴۔

[63] متّی15,14:6

[64] لوقا34:23

[65] اَیسعیاہ25:43

[66] متّی7:5

[67] العبرانیین12:8

[68] متّی22,21:18

[69] یُوحنّا9:1

[70] زبُور12:103

[71] زبُور5:86

[72] متّی35:18

[73] مرقس25:11

[74] لوقا37:6

[75] افسیوں32:4

[76] کُلسّیوں13:3

[77] العبرانیین15:12

References

1. Bakra. 37
2. Bakra. 54
3. Bakra. 128
4. Bakra. 160
5. Repentance. 104
6. Al-Tahrim. 8
7. Al-Tahreem 5
8. Al-Tahreem 4
9. Rooms. 12
10. Al Noor. 10
11. Al-Maida 39
12. Al-Maida 71
13. Al-Anama. 54
14. Al-Toubah. 117
15. Al-Toubah. 118
16. Hood. 112
17. Maryam. 60

18. 82
19. Al-Furqan. 70, 71
20. Al-Qasas. 67
21. Aal Imran. 128
22. Al-Nisa. 17
23. Al-Nisa. 27
24. Al-Toubah. 27
25. Al-Toubah. 102
26. Al-Toubah. 106
27. Al-Ahzab. 24
28. Al-Toubah. 11
29. Gafar. 7
30. Al-A'raf. 153
31. Al Buroj. 10
32. Al-Maida. 74
33. Al-Toubah. 126
34. Hood. 3
35. Hood. 52
36. Hood. 61
37. Hood. 90
38. Al-Muhait Dictionary by Majid al-Din Abu Tahir Muhammad bin Yaqoob al-Firouzabadi (deceased: 817 AH 1, p. 62)
39. Abdullah bin Umar bin Al-Khattab bin Nafail bin Abd al-Uzi bin Riyah bin Qurat bin Razah bin Udi bin Ka'b bin Lui bin Ghalib, Imam, Qudwa, Shaykh al-Islam, Abu Abd al-Rahman, Qureshi, Adwi, was born in Makkah and then settled in Madinah. He converted to Islam as a child and migrated with his father. He could not join the Battle of Uhud because he was still a minor. Their first battle was trench warfare. He is among those who took part in Bayt al-Shajarah. His mother and Umm al-Mu'minin Hafsa (may Allah be pleased with her) was Zainab bint Maz'un, the sister of Uthman bin Maz'un Jamhi.
He told the Prophet, may God bless him and grant him peace, his father, Abu Bakr, Uthman, Ali, Bilal, Suhaib, Amir bin Rabi'ah, Zayd bin Thabit, Zayd bin Amr, Sa'd, Ibn Mas'ud, Uthman bin Talha, Aslam, Hafsa (his sister).) and narrated many hadiths from Aisha and others.
40. Sunan Ibn Majah, Chapter Al-Istighfar Volume 2, Number 3814
41. Sunan Abi Dadu, Chapter Al-Tashhad, Volume 1, Number 969
42. Musnad Abi Dawud al-Tayalasi Abu Dawud Sulaiman bin Dawood bin Al-Jarod al-Tayalasi al-Basri (died: 204 AH) Chapter Uma Asnad Abd Allah bin Mas'ud may God be pleased with him J1, Number 337. Dar Hajr - Egypt
43. The Author of Ahadith and Antiquities, Abu Bakr bin Abi Shaybah, Abdullah bin Muhammad bin Ibrahim bin Uthman bin Khawti al-Absi (died: 235 AH), Chapter Al-Kalamat al-Taqqi Adam min Rabbah, Volume 6, Number 29251. Al-Rashid Library - Al-Riyadh
44. He is Abu al-Hassan Hashemi Ali bin Abi Talib bin Abdul Muttalib bin Hashim, according to the Sahih saying, he was born ten years before the Ba'ath, he grew up in the lap of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) and was never separated from him, may he excel in Islam. He was among those who went, became the son-in-law of Mustafa (peace be upon him), fought in the cause of Allah and became one of the knights of Islam, participated in all the battles with the Prophet (peace be upon him) except the battle of Tabuk. Ali bin Abi Talib (may Allah be

pleased with him) was martyred on the seventeenth of Ramadan in the year forty Hijri, and he was sixty years old or less or a couple of years older.

45. Al-Musnaf fi al-Ahadith and Al-Atar, Abu Bakr bin Abi Shaybah, Chapter Ma Ja'an Ali, No. 29521, Al-Rashid Library - Al-Riyadh
46. Abdullah bin Mas'ud bin Ghalib bin Habib bin Shamkh bin Far bin Makhzoom bin Sahlah bin Kahl bin Al-Harith bin Tamim bin Sa'd bin Hazail bin Mudraqa bin Ilyas, Hazli, a resident of Makkah, the leader of the Messenger of Allah, may God bless him and grant him peace, and among the jurists of the Companions. One of those who narrated a lot of knowledge from the Messenger of Allah, may God bless him and grant him peace.

    Abdullah bin Masoud (RA) was among those who excelled in Islam. He accepted Islam at a time when Dar Arqam had not yet become a gathering place for the Companions of the Prophet (peace be upon him). The order of his conversion to Islam is disputed, some say that he was the sixth Muslim and some say that he was the twenty-second person to accept Islam. Abdullah bin Masoud (RA) was one of the jurists of the Companions and was also known by the title of "Saheb al-Qur'an" because he memorized and expounded the Qur'an extensively. He was also one of the first to collect the Holy Quran.

    Abdullah bin Masoud was one of the mujahideen in the cause of Allah and he participated in the battles of Badr, Uhud, Khandaq, Khyber, conquest of Makkah, Hunain and Taif along with the Messenger of Allah.

    Abdullah bin Masoud (RA) was an ascetic from the world and was known for his piety and piety. He often prayed, fasted and did dhikr.

    Abdullah bin Masoud died in 32 AH in Kufa, Iraq.
47. Author of Al-Ahadith and Antiquities, Abu Bakr bin Abi Shaybah, Chapter Ma Jaa by Abdullah bin Masoud, No. 29527. Al-Rashid Library - Al-Riyadh
48. Aisha's name is Aisha bint Abi Bakr al-Sadiq bin Abi Qahafa Uthman bin Amir bin Umar bin Ka'b bin Sa'd bin Tayyim bin Marah bin Ka'b bin Lui bin Ghalib bin Fahr bin Malik.

    She was Umm al-Mu'minin, that is, the wife of the Messenger of Allah, peace and blessings be upon him. She was one of the jurists of the Companions, that is, she had a lot of knowledge of jurisprudence. Narrated a lot of hadiths from him and also commented on them. She was the companion who narrated the most hadiths from the Prophet.

    Aisha was born in Makkah in 4 AH. He was married to Rasulullah Sallallahu Alaihi Wasallam in 2 Hijri after the death of Khadija. She was the youngest wife of the Prophet (peace be upon him) and the Prophet (peace be upon him) loved her very much. Aisha (RA) participated with the Messenger of Allah (PBUH) in the battles of Uhud, Khandaq, Khyber, conquest of Makkah, Hunain and Taif. Aisha died in Madinah in 58 AH and was buried in Baqi.
49. Al-Adab al-Mufard with Taliqat Muhammad bin Ismail bin Ibrahim bin Al-Mughira Al-Bukhari, Abu Abdullah (died: 256 AH). Chapter Sayyid al-Ist-Igfaar, Volume 1, Number 619. Library of Al-Maarif for Distribution, Riyadh.
50. Al-Adab al-Mufard with Taliqat Muhammad bin Ismail bin Ibrahim bin Al-Mughira al-Bukhari, Abu Abdullah (died: 256 AH). Chapter, Volume 1, Number 630. Library of Al-Maarif for Distribution, Riyadh.
51. The name of Zayd bin Thabit, may God be pleased with him, is Zayd bin Thabit bin Al-Dahhak al-Ansari. He was a Jalil-ul-Qadr companion. He was a writer of revelations, meaning he wrote revelations for the Prophet (peace be upon him).

He was the sheikh of Qara, meaning he was the imam of reciting the Holy Quran. He was the mufti of Medina, meaning he gave fatwas to the people of Medina. He narrated hadith from the Prophet.
He recited a part of the Holy Quran or the whole Quran on the Prophet.
Zayd bin Thabit was born in Madinah in 3 Hijri. He grew up under the tutelage of the Prophet and the Prophet loved him very much. He was a scribe of revelation and he wrote revelation for the Prophet. He was one of the first compilers of the Holy Quran. He was a jurist and mufti and used to give fatwas to the people of Medina. He was a reciter of the Qur'an and used to teach the Qur'an to the people of Madinah. Zayd bin Thabit (RA) died in Madinah in 45 AH.

52. Al-Mu'jam al-Kabir, Sulaiman bin Ahmad bin Ayyub bin Mutair al-Lakhmi al-Shami, Abu al-Qasim al-Tabarani (died: 360 AH), chapter of Abu al-Darda by Zayd bin Thabit. Ibn Taymiyyah Library - Cairo.
53. Abu al-Darda' Awimar bin Zayd bin Qays al-Ansari al-Khazraj, Sahabi, jurist, judge, reciter of the Qur'an and one of the narrators of the Prophetic hadith, he was from Bani Ka'b bin al-Khazraj bin al-Harith bin al-Khazraj among the Ansar. accepted Islam late in the day, and protected the Prophet on the day of Uhud, and saw what happened after that, and was very diligent in worship and recitation of the Qur'an. After that he went to Syria to teach the people the Qur'an and to make them jurisprudents in their religion, and he assumed the post of Qaza of Damascus, and he remained there until he died there during the caliphate of Uthman bin Affan. happened
54. The Names and Attributes of Al-Bayhaqi Ahmed bin Al-Hussain bin Ali Al-Khusro-Jirdi Al-Khorasani, Abu Bakr Al-Bayhaqi (died: 458 AH) Chapters of the Chapters of Dhikr al-Asma' which follow the proofs of his guidance Siwah, Vol. 1, No. 129 Al-Sawadi Library, Jeddah - Al-Malmak al-Arabiya Saudi Arabia
55. Al-Amali al-Khamisiyah by Al-Shajri Yahya (Al-Murshid Ballah) Ibn Al-Hussein (Al-Mufiq) Ibn Ismail Ibn Zayd al-Hasani Al-Shajri al-Jarjani (died 499 AH), chapter in al-Tawbah and what is connected with it, vol. 1, number 1115. Dar al-Kutub al-Al-Ilmiya, Beirut - Lebanon
56. The name of Anas bin Malik, may Allah be pleased with him, is Anas bin Malik bin Al-Nazr bin Zamzam Al-Ansari Al-Khazri. He was a Jalil-ul-Qadr companion. He served the Messenger of Allah, may God bless him and grant him peace, for ten years.
    He was one of the narrators of the Prophetic hadith. He was one of the jurists of Madinah. Anas bin Malik was born in 10 Hijri in Madinah. Anas bin Malik died in Basra in 93 Hijri.
57. Tafsir al-Matridi (Tawilaat Ahl al-Sunnah) by Muhammad bin Muhammad bin Mahmud, Abu Mansour al-Matridi (died: 333 AH), Dar al-Kutub al-Al-Alamiya - Beirut, Lebanon
58. Imam al-Ghazali's name is Abu Hamid Muhammad al-Ghazali al-Tawsi al-Nisaburi. He was born in the fifth century Hijri. He was a prominent religious scholar. He was an expert in various Islamic arts. He was given the title of "Hajj al-Islam" meaning "Argument of Islam". Among the important services of Imam Ghazali: He defended the Islamic faith with rational arguments. He wrote important books on jurisprudence. He took interest in Islamic Sufism. He criticized Greek philosophy.
59. Al-Mafiyat al-Ghayb = al-Tafsir al-Kabir Abu Abdullah Muhammad ibn Umar ibn al-Hasan ibn al-Hussain al-Taymi al-Razi al-Mulqib al-Fakhr al-Din al-Razi Khatib Al-Ari (died: 606 AH), Vol.
60. Imam Qafal Abu Bakr Muhammad ibn Abdullah ibn Ahmad al-Shashi, was a Shafi'i jurist, mujtahid, muhadith, commentator, critic, usulist, moderator, one of the Imams of the Shafi'i religion, and the founder of the Khorasani religion in Shafi'i jurisprudence. He has many works in Fiqh, Usul, Tafsir and Hadith.

Imam Qafal was born in the city of Shash in 360 Hijri. He grew up in a family of knowledge and grace. His father was one of the great Shafi'i jurists of Khorasan.
Imam Qafal acquired knowledge from the great scholars of his time and gained fame in Fiqh, Usul, Tafsir and Hadith. He went to Baghdad, Hijaz, Basra and Kufa in search of knowledge and listened to great Muhadditheen.
Imam Qafal assumed the post of Qazi of Marw and was an Adil Qazi who was known for justice and wisdom.
Among the famous works of Imam Qafal: Sharh al-Muzni, al-Rawzah, al-Musbuq fi Faroo al-Shafi'i, "Ahkam al-Qur'an," "Al-Hidaya to al-Adalah al-Aqiq"
Imam Qafal died in 418 Hijri in the city of Merv.

61. Jami al-Bayan fi Taweel al-Qur'an, Author: Muhammad bin Jarir bin Yazid bin Kathir bin Ghalib al-Amli, Abu Jafar al-Tabari (died: 310 AH), vol. 2, p. 72, Al-Risala Foundation
62. Sharh al-Aqeedah al-Wasitiya Abu Abdullah, Ahmad bin Umar bin Musa'ad al-Hazmi, vol. 17, p. 4.
63. Matthew 6:14, 15
64. Luke 23:34
65. Isaiah 43:25
66. Matthew 5:7
67. Hebrews 8:12
68. Matthew 18:21, 22
69. John 1:9
70. Zaboor 103:12
71. Zaboor 86:5
72. Matthew 18:35
73. Mark 11:25
74. Luke 6:37
75. Ephesians 4:32
76. Colossians 3:13
77. Hebrews 12:15